وحدة الأديان

(باللغة الأردية)

ہم آہنگی مذاہب

دائمی کمیٹی برائے علمی تحقیقات وافتاء

کا جاری کردہ

ایک اہم فتوی

مترجم

شمس الحق بن اشفاق اللہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحَمدُ لِلّٰه وحده وَالصَّلَاةُ وَالسَّلامُ عَلى مَن لا نَبِي بَعدَه وَعَلَى آلِه وَصَحبِه وَمَن تَبِعَهم بِإحسَان إلِى يَومِ الدِّين...أمّا بَعد:

دائمی کمیٹی برائے علمی تحقیقات وافتاء نے مذہب اسلام، یہودیت اور نصرانیت کو ہم آہنگ کرنے کی دعوت سے متعلق وسائل نشریات کے ذریعہ پیش کئے جانے والے افکار وخیالات اور مضامین اور خود کمیٹی کو موصول ہونے والے سوالات نیز اس دعوت سے پیدا ہونے والے نتائج پر غور وفکر کیا، جو اس بات کے متقاضی ہوتے ہیں کہ مسجد، گرجا اور مندر ایک کیمپس میں بنائے جائیں خواہ وہ جامعات کی باؤنڈری ہو یا ائرپورٹ ایریا ہو یا عام میدان ہو، اور قرآن کریم، تورات اور انجیل کی ایک ساتھ ایک ہی غلاف میں طباعت ہو، اسی طرح اس دعوت کے جو مختلف اثرات مرتب ہوتے ہیں، اور اس کے متعلق مختلف ممالک میں جو کانفرنسیں بلائیں جاتی ہیں اور اجتماعات منعقد کئے جاتے ہیں، لہذا ان تمام امور پر غور وفکر کے بعد مذکورہ کمیٹی نے مندرجہ ذیل فتوی صادر کیا ہے:

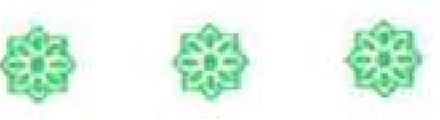
اوّل: دین اسلام کا یہ بنیادی عقیدہ ہے جو دین سے بدیہی طور پر واضح ہے اور جس پر مسلمانوں کا اتفاق بھی ہے کہ روئے زمین پر اسلام کے علاوہ کوئی بھی دین برحق نہیں پایا جاتا، اسلام تمام مذاہب کا خاتمہ کرنے والا اور پہلے کی تمام شریعتوں، مذہبوں اور ملتوں کو منسوخ کرنے والا ہے، اب روئے زمین پر اسلام کے علاوہ کوئی بھی ایسا دین نہیں جس کے ذریعہ اللہ کی عبادت کی جائے، اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿وَمَن يَبتَغِ غَيرَ الإسلَامِ دِيناً فَلَن يُقبَلَ مِنه وَهُوَ فِي الآخِرَةِ مِنَ الخَاسِرِين﴾ آل عمران: ۸۵۔

(جو شخص اسلام کے علاوہ اور دین تلاش کرے، اس کا دین ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا)۔

اور نبی اکرم ﷺ کی تشریف آوری کے بعد وہی اسلام معتبر ہے جسے آپ لے کر آئے اور اس کے علاوہ کوئی بھی شریعت معتبر نہیں۔

دوم: اسلام کے بنیادی عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ اللہ تعالی کی کتاب ''قرآن کریم'' اس کی نازل کردہ تمام کتابوں میں سب سے آخری کتاب ہے، اور اس سے پہلے نازل شدہ تمام کتابوں مثلاً: توریت، زبور اور انجیل وغیرہ کو منسوخ کرنے والی اور ان کی محافظ ہے،

The Cooperative Office For Call and Guidance to Communities
Tlp. 4391942 - Fax. 4391851
P.O. Box 154488 Riyadh 11736
Kingdom of Saudi Arabia



چنانچہ قرآن کریم کے علاوہ کوئی بھی آسمانی کتاب ایسی نہیں ہے جس کے ذریعہ اللہ کی عبادت کی جائے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے : ﴿وَأَنزَلنَا إِلَيكَ الكِتَابَ بِالحَقِّ مُصَدِّقاً لِمَا بَينَ يَدَيهِ مِنَ الكِتَابِ وَمُهَيمِناً عَلَيهِ فَاحكُم بَينَهُم بِمَا أَنزَلَ اللّهُ وَلا تَتَّبِع أَهوَاءَهم عَمّا جَاءَكَ مِنَ الحَق ﴾ المائدة : ۴۸

(اور ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ یہ کتاب نازل فرمائی ہے جو اپنے سے اگلی کتابوں کی تصدیق کرنے والی ہے اور ان کی محافظ ہے ، اس لئے آپ ان کے آپس کے معاملات میں اسی اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے ساتھ فیصلہ کیجئے ، اور اس حق سے ہٹ کر ان کی خواہشوں کے پیچھے نہ جایئے)۔

سوم : اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے کہ (توریت اور انجیل) قرآن کریم کے ذریعہ منسوخ ہو چکی ہیں ، اور ان میں کمی وبیشی کرکے تحریف وتبدیلی کی جا چکی ہے ، جیسا کہ اس کے متعلق اللہ تعالی نے قرآن کریم کی متعدد آیات میں واضح طور پر فرمایا ہے ، چنانچہ ارشاد ہے : ﴿ فَبِمَا نَقضِهِم مِيثَاقَهم لَعَنّاهُم وَجَعَلنَا قُلُوبَهُم قَاسِيَةً يُحَرّفُونَ الكَلِمَ عَن مَوَاضِعِهِ وَنَسُوا حَظّاً مِمّا ذُكّروا به وَلا تَزَالُ تَطّلِعُ عَلَى خَائِنَةٍ مِنهُم إلا قَلِيلاً مِنهُم ﴾ المائدة : ۱۳ ۔

(پھر ان کی عہد شکنی کی وجہ سے ہم نے ان پر اپنی لعنت نازل فرمادی اور ان کے دل سخت کر دیئے کہ وہ کلام کو اس کی جگہ سے بدل ڈالتے ہیں اور جو کچھ نصیحت انہیں کی گئی تھی اس کا بہت بڑا حصہ بھلا بیٹھے ، ان کی ایک نہ ایک خیانت پر آپ کو اطلاع ملتی ہی رہے گی ، ہاں تھوڑے سے ایسے نہیں بھی ہیں)۔

نیز اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ فَوَيلٌ لِلّذِينَ يَكتُبُونَ الكِتَابَ بِأَيدِيهِم ثُمّ يَقُولُونَ هَذَا مِن عِندِ اللّه لِيَشتَروا به ثَمَناً قَلِيلاً فَوَيلٌ لَهُم مِمّا كَتَبَت أَيدِيهِم وَوَيلٌ لَهُم مِمّا يَكسِبُون ﴾ البقرة : ۷۹ ۔

(ان لوگوں کے لئے "ویل" ہے جو اپنے ہاتھوں کی لکھی ہوئی کتاب کو اللہ تعالی کی طرف کی کہتے ہیں اور اس طرح دنیا کماتے ہیں، ان کے ہاتھوں کی لکھائی کو اور ان کی کمائی کو ویل (ہلاکت) اور افسوس ہے)۔

نیز اللہ کا فرمان ہے : ﴿ وَإِن منهُم لَفَرِيقاً يَلوون ألسِنَتَهُم بِالكِتَاب لِتَحسبُوه مِنَ الكِتَاب وَمَا هُو مِنَ الكِتَاب وَيَقُولُون هُو مِن عِندِ اللّهِ وَمَا هُو مِن عِندِ اللّه وَيَقُولُونَ عَلى اللّه الكَذِبَ وَهُم يَعلَمُون﴾ آل عمران : ۷۸ ۔

(یقیناً ان میں ایسا گروہ بھی ہے جو کتاب پڑھتے ہوئے اپنی زبان مروڑتا ہے تاکہ تم اسے کتاب ہی کی عبارت خیال کرو حالانکہ در اصل وہ کتاب میں نہیں ہے ، اور یہ کہتے بھی ہیں کہ وہ اللہ تعالی کی طرف سے ہے حالانکہ دراصل وہ اللہ کی طرف سے نہیں ، وہ تو دانستہ اللہ تعالی پر جھوٹ بولتے ہیں)۔

لہذا اس تحریف وتبدیلی کے بعد ان آسمانی کتب میں جو کچھ صحیح سالم ہے وہ اسلام کے ذریعہ منسوخ ہے ، صحیح حدیث سے ثابت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ہاتھ میں جب توریت کا صحیفہ دیکھا تو سخت ناراض ہوئے اور فرمایا : " اے خطاب کے بیٹے ! کیا ہمارے متعلق تمہیں شک ہے ؟ کیا میں واضح اور صاف ستھری شریعت لے کر نہیں آیا ہوں ؟ اگر اس وقت ہمارے بھائی موسی علیہ السلام بھی زندہ ہوتے تو ان پر بھی ہماری اتباع لازم ہوتی " اسے احمد اور دارمی وغیرہ نے روایت کیا ہے ۔

چہارم : اسلام کے بنیادی عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ ہمارے رسول محمد ﷺ آخری نبی اور رسول ہیں ، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے : ﴿ مَا كَانَ مُحمّد أبَا أَحَد مِن رّجَالكُم وَلَكِن رسُول اللّهِ وَخَاتم النبيين ﴾ الأحزاب : ۴۰ ۔

(لوگو! محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ، لیکن آپ اللہ تعالی کے رسول ہیں اور تمام نبیوں کے ختم کرنے والے)۔

لہذا محمد ﷺ کے علاوہ کوئی ایسا رسول نہ رہا جس کی اتباع واجب ہو ، اگر اللہ کے انبیاء اور رسولوں میں سے کوئی زندہ ہوتا تو اس پر اور اس کے متبعین پر بھی محمد ﷺ کی اتباع لازم ہوتی ، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے : ﴿ وَإِذ أَخَذَ اللّه مِيثَاق النّبيين لما آتيتكُم مِن كِتَاب وَحِكمَة ثُمّ جَاءكُم رَسُول مُصدّق لِمَا مَعَكُم لَتؤمنن بِه وَلَتَنصُرنّه قَالَ أأقرَرتُم وَأَخَذتُم عَلَى ذَلِكُم إِصرِي قَالُوا أَقرَرنَا قَالَ فَاشهَدُوا وَأَنَا مَعَكُم مِن الشّاهِدِين ﴾ آل عمران : ۸۱ ۔

(جب اللہ تعالی نے نبیوں سے عہد لیا کہ جو کچھ میں تمہیں کتاب وحکمت دوں پھر تمہارے پاس وہ رسول آئے جو تمہارے پاس کی چیز کو سچ بتائے تو تمہارے لئے اس پر ایمان لانا اور اس کی مدد کرنا ضروری ہے ، فرمایا کہ تم اس کے اقراری ہو اور اس پر میرا ذمہ لے رہے ہو؟ سب نے کہا کہ ہمیں اقرار ہے ، فرمایا تو اب گواہ رہو اور خود میں بھی تمہارے ساتھ گواہوں میں ہوں)۔

اللہ کے پیغمبر عیسی علیہ السلام جب آخری زمانے میں نزول فرمائیں گے تو وہ بھی محمد ﷺ کے تابع ہوں گے اور آپ کی لائی ہوئی شریعت کے مطابق فیصلہ کریں گے ، اللہ تعالی نے ارشاد فرمایا : ﴿ الّذِينَ يَتّبِعُونَ الرّسُولَ النّبِي الأُمّي الذِي يَجِدُونَه مَكتُوباً عِندَهم فِي التّورَاةِ وَالإنجِيل ﴾ الأعراف : ۱۵۷ ۔

(جو لوگ ایسے رسول نبی امی کی اتباع کرتے ہیں جن کو وہ لوگ اپنے پاس تورات وانجیل میں لکھا ہوا پاتے ہیں)۔

اسی طرح اسلام کے بنیادی عقائد میں سے یہ بھی ہے کہ محمد ﷺ کی بعثت تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے : ﴿ وَمَا أَرسَلنَاكَ إلا كَافّة لِلنّاسِ بَشِيراً وَنَذِيراً وَلَكِن أَكثَر النّاسِ لا يَعلَمُون ﴾ سبأ : ۲۸ ۔

(ہم نے آپ کو تمام لوگوں کے لئے خوشخبریاں سنانے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے ، مگر (یہ صحیح ہے کہ) لوگوں کی اکثریت

بےعلم ہے)۔

نیز اللہ تعالی نے فرمایا : ﴿ قُل يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيكُم جَمِيعاً ﴾ الأعراف : ١٥٨ ۔

(آپ کہہ دیجئے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اللہ تعالی کا بھیجا ہوا رسول ہوں) ۔ نیز ان کے علاوہ مختلف آیات ہیں ۔

پنجم :دین اسلام کے بنیادی اصول میں سے یہ بھی ہے کہ ہر وہ شخص جو دین اسلام میں داخل نہ ہوا ہو اس کی تکفیر لازم ہے خواہ وہ یہودی مذہب کا ماننے والا ہو یا نصرانی مذہب کا یا کسی اور مذہب کا پیروکار ہو وہ کافر قرار پائے گا ، اور یہ اعتقاد رکھنا بھی ضروری ہے کہ وہ اللہ ، اس کے رسول اور مسلمانوں کا دشمن ہے ، اور دوزخی ہے، جیسا کہ اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے : ﴿لَم يَكُنِ الَّذِينَ كَفَرُوا مِن أَهلِ الكِتَابِ وَالمُشرِكِين مُنفَكِّين حَتّى تَأتِيهُم البَيِّنَة ﴾ البينة : ١ ۔

(اہل کتاب کے کافر اور مشرک لوگ جب تک کہ ان کے پاس ظاہر دلیل نہ آجائے باز رہنے والے نہ تھے)۔

نیز اللہ نے فرمایا : ﴿ إِنّ الَّذِينَ كَفَروا مِن أَهلِ الكِتَابِ وَالمُشرِكِين فِي نَارِ جَهنّم خَالِدِينَ فِيهَا أُولئِكَ هُم شَرّ البَرِية ﴾ البينة : ٦ ۔

(بیشک جو لوگ اہل کتاب میں سے کافر ہوئے اور مشرکین سب دوزخ کی آگ میں جائیں گے جہاں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے ، یہی لوگ بدترین خلائق ہیں) ۔

اور اس کے علاوہ مختلف آیات ہیں ۔

اور صحیح مسلم کی روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا :

"وَالَّذِي نَفسِي بِيَدِهِ لا يَسمَع بِي أَحدٌ مِن هذه الأمّة ، يَهودِي وَلا نَصرَانِي، ثُمّ يَمُوت وَلَم يُؤمِن بِالذِي أُرسِلتُ بِه إلا كَان مِن أَهلِ النّار "۔

(قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میرے متعلق اس (میری) امت کے جس شخص کو بھی معلوم ہوا ہو خواہ وہ یہودی ہو یا نصرانی پھر اسی حالت میں اس کی وفات ہوگئی اور میری رسالت پر ایمان نہیں لایا تو وہ جہنمی ہوگا) ۔

لہذا شرعی قاعدہ (مَن لَم يُكَفّر الكَافِر فَهُو كَافِر) جس نے کافر کی تکفیر نہ کی وہ بھی کافر ہے، کے بموجب یہود ونصاری کی تکفیر نہ کرنے والا شخص کافر ہے ۔

ششم :ان بنیادی عقائد اور شرعی حقائق کی روشنی میں تمام ادیان کو یکجا کرنے اور ان کے درمیان تقارب کی دعوت دینا اور انہیں ایک ہی قالب میں ڈھالنا ایک گندی اور فریبی دعوت ہے جس کا مقصد حق کو باطل کے ساتھ ملانا ، اسلام کو ڈھا دینا ، اس کے ستون کو توڑ کر رکھ دینا اور مسلمانوں کو فتنۂ ارتداد تک پہنچا دینا ہے، جس کی تائید اللہ رب العزت کے اس قول سے ہو رہی ہے : ﴿ وَلا يَزَالُونَ يُقَاتِلونَكُم حَتّى يَرُدّوكُم عَن دِينِكُم إِن استَطَاعُوا ﴾ البقرة : ٢١٧ ۔

(یہ لوگ تم سے لڑائی بھڑائی کرتے ہی رہیں گے یہاں تک کہ اگر ان سے ہو سکے تو تمہیں تمہارے دین سے مرتد کر دیں) ۔

نیز اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ وَدّوا لَو تَكفُرون كَمَا كَفَروا فَتَكُونُون سَوَاء ﴾ النساء : ٨٩ ۔

(ان کی تو چاہت ہے کہ جس طرح کے کافر وہ ہیں تم بھی ان کی طرح کفر کرنے لگو اور پھر سب یکساں ہو جاؤ) ۔

ہفتم :اس گمراہ کن دعوت کے نتائج میں سے اسلام وکفر، حق وباطل اور معروف ومنکر کے درمیان تمیز ختم کر دینا اور مسلمانوں اور کفار کے درمیان نفرت کی دیوار توڑ دینا ہے ، جس کے بعد ولاء (دوستی) اور براء (دشمنی) نام کی کسی چیز کا وجود نہیں رہ جائے گا ، اسی طرح جہاد اور روئے زمین میں اللہ رب العزت کے کلمہ کو بلند کرنے کے لئے قتال نام کی کوئی چیز نہیں رہے گی ، جبکہ اللہ رب العزت کا ارشاد ہے : ﴿قَاتِلُوا الذِينَ لا يُؤمِنُونَ بِاللَّه وَلا بِاليَومِ الآخِرِ وَلا يُحرّمُون مَا حَرّمَ اللَّه وَرَسُولَه وَلا يُدِينُون دِينَ الحَق مِن الذِينَ أُوتُوا الكِتَاب حَتّى يُعطُوا الجِزيَةَ عَن يَد وَهُم صَاغِرُون ﴾ التوبة: ٢٩ ۔

(ان لوگوں سے لڑو جو اللہ پر اور قیامت کے دن پر ایمان نہیں لاتے ، اور اللہ اور اس کے رسول کی حرام کردہ چیزوں کو حرام نہیں جانتے ، نہ دین حق کو قبول کرتے ہیں ، ان لوگوں میں سے جنہیں کتاب دی گئی یہاں تک کہ وہ ذلیل وخوار ہو کر اپنے ہاتھ سے جزیہ ادا کریں) ۔

نیز اللہ تعالی فرماتا ہے : ﴿ وَقَاتِلُوا المُشرِكِين كَافَة كَمَا يُقَاتِلُونَكُم كَافَة وَاعلَمُوا أَنّ اللَّه مَع المُتّقِين ﴾ التوبة : ٣٦ ۔

(اور تم مشرکین سے جہاد کرو جیسے کہ وہ تم سے لڑتے ہیں اور جان رکھو کہ اللہ تعالی متقیوں کے ساتھ ہے) ۔

ہشتم :تقارب ادیان کی دعوت کا صدور اگر کسی مسلم سے ہو تو یہ دین اسلام سے اس کی کھلی ہوئی ردّت مانی جائے گی ، کیونکہ یہ دین اسلام کے بنیادی عقیدے کے مخالف ہے اور کفر سے رضامندی کی دلیل ہے ، اور قرآن کی صداقت اور سابقہ تمام آسمانی کتابوں کی منسوخیت کو باطل قرار دیتی ہے ، اسی طرح اسلام سے پہلے کی تمام شریعتوں کے منسوخ ہونے کو باطل قرار دیتی ہے ، انہی اسباب کے پیش نظر یہ نظریہ شرعاً ناقابل قبول اور قرآن وسنت اور اجماع امت کے تمام شرعی دلائل کی روشنی میں قطعی طور پر حرام ہے ۔

نہم :مذکورہ بالا امور کی بنیاد پر :

١- کسی مسلمان کے لئے جو اللہ کے رب ہونے پر ایمان رکھتا ہو اور اسلام کو بطور دین تسلیم کرتا ہو اور محمد ﷺ کو نبی ورسول مانتا ہو جائز نہیں کہ وہ اس گمراہ کن نظریہ کی دعوت دے ، یا لوگوں کو اس پر ابھارے اور لوگوں میں اسے رائج کرے ، چہ جائیکہ اسے قبول کرے

اور اس کی محفلوں اور مجلسوں میں شرکت کرے اور خود کو اس کی طرف منسوب کرے ۔

۲ - کسی مسلمان کے لئے توریت اور انجیل کی الگ الگ طباعت بھی جائز نہیں چہ جائیکہ قرآن کریم کے ساتھ ایک ہی غلاف میں چھاپے ، ایسا کرنے والا یا لوگوں کو اس کی دعوت دینے والا کھلی ہوئی گمراہی میں ہے ، کیونکہ اس سے حق (قرآن کریم) اور تحریف شدہ یا منسوخ شدہ حق (توریت وانجیل) کا اجتماع پایا جاتا ہے ۔

۳ - اسی طرح مسجد ، گرجا اور مندر کی ایک ہی باؤنڈری میں تعمیر کی دعوت پر لبیک کہنا کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ، کیونکہ اس سے اس بات کا اعتراف ہو رہا ہے کہ اسلام کے علاوہ اور دوسرے مذاہب بھی پائے جاتے ہیں جن کے ذریعہ اللہ کی عبادت کی جاسکتی ہے ، اور اسلام کے تمام ادیان پر غلبہ کا انکار ہو رہا ہے اور اس بات کی دعوت دی جارہی ہے کہ مذاہب تین ہیں اور لوگوں کو اختیار ہے کہ ان میں سے جسے چاہیں اختیار کریں ، سب برابر ہیں ، اسلام نے اپنے ماقبل مذاہب کو منسوخ نہیں کیا ہے ، جبکہ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس کا اقرار اور اس قسم کا عقیدہ رکھنا یا اس سے رضامندی کا اظہار کرنا کفر اور گمراہی ہے ، کیونکہ یہ قرآن کریم ، سنت نبوی اور اجماع امت کی کھلی مخالفت ہے اور اس بات کا اعتراف ہے کہ یہود ونصاری کے ذریعہ کی ہوئی تحریفات اللہ کی طرف سے ہیں - اللہ اس سے پاک ہے - ، اسی طرح گرجا کا نام بیت اللہ (اللہ کا گھر) رکھنا بھی جائز نہیں ، یا یہ عقیدہ رکھنا کہ نصاری اس میں اللہ کی صحیح عبادت کرتے ہیں جو اللہ کے نزدیک مقبول ہے جائز نہیں ، کیونکہ یہ دینِ اسلام کے علاوہ دوسری قسم کی عبادت ہے اور اللہ تعالی ارشاد فرماتا ہے : ﴿وَمَن يَبتَغِ غَيرَ الإسلامِ دِيناً فَلَن يُقبَلَ مِنه وَهُو فِي الآخِرَةِ مِن الخَاسِرِين﴾ آل عمران : ۸۵ ۔

(جو شخص اسلام کے علاوہ اور دین تلاش کرے ، اس کا دین ہرگز قبول نہ کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں ہوگا)۔

بلکہ یہ ایسے گھر ہیں جن میں اللہ کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے ، ہم کفر اور کفار سے اللہ کی پناہ چاہتے ہیں ۔

شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ " مجموع الفتاوی " (جلد۲۲ صفحہ۱۶۲) میں رقمطراز ہیں (یہ معابد اور گرجے اللہ کے گھر نہیں ، اللہ کے گھر مسجدیں ہیں ، بلکہ ان معابد میں اللہ کے ساتھ کفر کیا جاتا ہے گرچہ کبھی کبھار ان میں اللہ کا ذکر بھی ہوتا ہو کیونکہ گھر اہل خانہ کے تابع ہوتے ہیں اور ان کے پاسبان کفار ہیں لہذا یہ کفار کی عبادت گاہیں ہیں ۔

دہم : جن باتوں کی معرفت ضروری ہے ان میں سے یہ بھی ہے کہ کفار کو عمومی طور پر اور یہود ونصاری کو خاص طور پر اسلام کی دعوت دینا ہر مسلمان پر کتاب وسنت کے صریح نصوص کی روشنی میں واجب ہے ، لیکن یہ فریضہ مذہب اسلام کے کسی بھی شعار سے دست بردار ہوئے بغیر وضاحت اور خوش اسلوبی کے ساتھ انجام دیا جائے گا ، تاکہ انہیں اسلام پر قانع کیا جاسکے اور وہ اسے قبول کر لیں ، یا کم از کم ان کے خلاف حجت قائم ہوجائے تاکہ جو ہلاک وبرباد ہو وہ دلیل کے ساتھ ہلاک ہو اور جو زندہ رہے وہ دلیل کے ساتھ زندہ رہے ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے : ﴿ قُل يَا أهلَ الكِتَابِ تَعَالَوا إلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَينَنَا وَبَينَكم أن لا نَعبُدَ إلا اللّه وَلا نُشرِكَ بِه شَيئاً وَلا يَتَّخِذَ بَعضُنا بَعضاً أرباباً مِن دُونِ اللّه فَإن تَوَلَّوا فَقُولوا اشهَدُوا بأنّا مُسلِمُون ﴾ آل عمران : ۶۴ ۔

(آپ کہہ دیجئے کہ اے اہل کتاب ! ایسی انصاف والی بات کی طرف آؤ جو ہم میں تم میں برابر ہے کہ ہم اللہ تعالی کے سوا کسی اور کی عبادت نہ کریں ، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں ، نہ اللہ تعالی کو چھوڑ کر آپس میں ایک دوسرے کو ہی رب بنائیں ، پس اگر وہ منہ پھیر لیں تو تم کہہ دو کہ گواہ رہو ہم تو مسلمان ہیں)۔

لیکن ان کی خواہشات کی تکمیل اور ان کے مقاصد کی تحقیق کے لئے ان سے بحث ومباحثہ کرنا ، ان سے ملاقات کرنا ، ان سے گفت وشنید کرنا اور اسلام کی طاقت کو توڑنا اور اس کے ستون کو ڈھانا ایک باطل شیء ہے جسے اللہ اور اس کے رسول اور مومنین ناپسند کرتے ہیں ، اور اللہ ہی مددگار ہے ان چیزں کے خلاف جنہیں وہ بیان کرتے ہیں، چنانچہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے : ﴿ وَاحذَرهُم أن يَفتنُوك عَن بَعضِ مَا أنزَلَ اللّه إلَيک ﴾ المائدة : ۴۹

(اور ان سے ہوشیار رہئے کہ کہیں یہ آپ کو اللہ کے اتارے ہوئے کسی بھی حکم سے ادھر اُدھر نہ کریں)۔

☆ دائمی کمیٹی برائے فتاوی یہ فتوی صادر کرتے ہوئے علماء کو خاص طور پر اور تمام مسلمانوں کو عام طور پر اللہ کا تقوی اور اس کا خوف اپنانے کی وصیت کرتی ہے ، نیز اسلام کی حفاظت ، اسلامی عقیدے کو گمراہی اور گمراہ کن لوگوں ، کفر اور کفار سے بچنے کی وصیت کرتی ہے ، اور اس کفریہ گمراہ کن دعوت یعنی " وحدت ادیان یا تقارب ادیان " کے جال میں پھنسنے سے خبردار کرتی ہے ۔

ہم اللہ کی پناہ چاہتے ہیں کہ کوئی بھی مسلم شخص اس گمراہی کو دیار مسلمین میں لانے اور رائج کرنے کا سبب بنے ، ہم اللہ کے اچھے اچھے ناموں اور اس کی بلند صفات کے ذریعہ دعا گو ہیں کہ وہ ہم سب کو گمراہ کن فتنوں سے محفوظ رکھے ، ہمیں ہدایت یافتہ اسلام کا خادم بنائے اور ہماری ملاقات اس سے اس حال میں ہو کہ وہ ہم سے راضی ہو ۔

اور اللہ ہی توفیق دینے والا ہے ......

وَصَلّى اللّه عَلَى نَبيّنا مُحمّد وَعَلى آلِه وَصَحبِه أجمَعِين۔